## سوال

نماز میں کم سے کم آیات کی تلاوت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں کم سے کم کتنی آیتوں کی تلاوت کی جاسکتی ہے۔ ؟ ۔ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے۔ بس معنی کے اعتبار سے مضمون مکمل ہونا چاہیے۔ اگر مضمون مکمل ہو جائے تو ایک آیت مثلا آیت الکرسی کی بھی تلاوت جائز ہے۔ یہ واضح رہے کہ آیات کی جگہ مکمل سورت کا پڑھنا افضل اور مستحب ہے۔ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں؛

سوال؛ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد کیا مکمل سورۃ کی بجائے کسی لمبی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، اس طرح نماز میں کئی ایک چھوٹی سورتیں تلاوت کرنے کی بجائے ہم بعض لمبی سورتیں پڑھ سکتے ہیں ؟

الحمد للہ

جی ہاں نماز میں چھوٹی مکمل سورت کے بدلے کسی لمبی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں مکمل سورت کی تلاوت کی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غالب عمل یہی تھا

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے یعنی ہر رکعت میں ایک سورۃ کی تلاوت کرتے "

صحیح بخاری : (762) صحیح مسلم : (451).

یہ حدیث دلیل ہے کہ : (چھوٹی مکمل سورت کی قرآت کسی لمبی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے سے افضل ہے ) اھ

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (174/4).

کیونکہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ قول : " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے "

اس عمل پر دوام کی دلیل ہے ، یا پھر غالبا ان کا یہی فعل ہوا کرتا تھا

دیکھیں : فتح الباری (244/2).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا بھی ثابت ہے :

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں

’’قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا‘‘

’’اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی‘‘ (سورۃ البقرۃ: 136)

اور جو آل عمران میں ہے

’’تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ‘‘

’’ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے‘‘ (سورۃ العمران : 64)

کی تلاوت کیا کرتے تھے "

صحیح مسلم : (727).

یہ حدیث ایک رکعت میں سورۃ کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کی دلیل ہے

دیکھیں : نیل الاوطار (255/2).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ نماز میں پوری سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے، اور بعض اوقات اسے دونوں رکعتوں میں پڑھتے، اور بعض اوقات سورت کا ابتدائی حصہ تلاوت کرتے لیکن سورتوں کا آخری یا درمیان کا حصہ کی تلاوت کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا جاتا، اورایک ہی رکعت میں دو سورتیں پڑھنا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں ایسا کیا کرتے تھے، لیکن فرضی نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان نہیں کیا جاتا

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ حدیث :

"میں ان نظائر کو جانتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں جن کو ملا کر پڑھا کرتے تھے، نجم اورالرحمن ایک رکعت میں، اوراقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت میں، سورۃ الطور اور الذاریات ایک رکعت میں، اور اذا وقعت الواقعۃ اور سورۃ نون ایک رکعت میں، اور سال سائل اور سورۃ النازعات ایک رکعت میں، اور ویل للمطففین اور سورۃ عبس ایک رکعت میں سورۃ المدثر اورالمزمل ایک رکعت میں ھل اتی علی الانسان اورلا اقسم بیوم القیمۃ ایک رکعت میں، اور عم یتساءلون، اور المرسلات ایک رکعت میں اور سورۃ الدخان اوراذا الشمس کورت ایک رکعت میں" الحدیث

یہ فعل کا بیان ہوا ہے، اس میں جگہ کی تعیین نہیں، آیا یہ فرضی نماز میں تھا یا کہ نفلی نماز میں؟ اس کا احتمال ہے

اوردو رکعتوں میں ایک سورت کی قرآت بہت ہی کم کیا کرتے تھے، ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے جھنی قبیلہ کے ایک شخص سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فجر کی نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اذا زلزلت الارض دونوں رکعتوں میں سنی تھی

وہ کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا بھول کر کیا یا عمدا"؟ اھ

دیکھیں : زادالمعاد (1/214-215).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"فرضی اور نفلی نماز میں انسان کے لیے کسی سورت کی کوئی آیت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں"

ہوسکتا ہے انہوں نے درج ذیل فرمان باری تعالی کے عموم سے استدلال کیا ہو

فرمان باری تعالی ہے :

چنانچہ تمہارے لیے جتنا قرآن پڑھنا آسان ہوا تنا پڑھو المزمل (20).

لیکن سنت اور افضل یہ ہے کہ وہ مکمل سورت پڑھے، اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں ایک سورت کی تلاوت ہو، اگر اس میں مشقت ہو تو پھر ایک

سورت کو رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اھ

دیکھیں: الشرح الممتع (104/3).

واللہ اعلم.

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ